

## شرکا

|                     |   |
|---------------------|---|
| ڈاکٹر رضا باقر      | چیئر مین اور گورنر بینک دولت پاکستان      |
| جناب جمیل احمد      | ڈپٹی گورنر (بینکاری اور ایف ایم آر ایم)   |
| ڈاکٹر مرتضیٰ سید    | ڈپٹی گورنر (پالیسی)                       |
| ڈاکٹر عنایت حسین    | ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف ایس اور بی ایس جی) |
| جناب اعظم فاروق     | ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ                  |
| ڈاکٹر طارق حسن      | ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ                  |
| ڈاکٹر اسد زمان      | بیرونی رکن                                |
| ڈاکٹر حاند مختار    | بیرونی رکن                                |
| ڈاکٹر نوید حامد     | بیرونی رکن                                |
| جناب محمد منصور علی | کارپوریٹ سیکریٹری / ڈائریکٹر اوسی ایس     |

1- شعبہ زری پالیسی کے اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی کو جون 2020ء کے بعد سے اہم معاشی اظہاریوں میں ہونے والی پیش رفتوں سے آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ ابھرتے ہوئے رجحانات کا جائزہ پیش کیا۔

2- حقیقی شعبے کا عمومی جائزہ پیش کرتے ہوئے اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ لاک ڈاؤن کی پابندیاں ختم ہونے کے بعد جون 2020ء سے ملکی طلب کی بحالی کے واضح اشارے مل رہے ہیں۔ مزید برآں، بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں گذشتہ دو ماہیوں کے دوران مستقل تنزلی کے بعد جولائی مئی سال 21ء میں بحالی ہوئی اور اس میں 5.0 فیصد (سال بسال) نمود درج کی گئی، جو بنیادی طور پر پیپرولیم مصنوعات، سیمنٹ، غذا اور دواساز اداروں کی بدولت ہوئی۔ مزید برآں، یہ تذکرہ کیا گیا کہ متعدد مالیاتی اور زری اقدامات کی وجہ سے آئندہ مہینوں کے دوران رسد میں بہتری کا امکان ہے۔ مزید یہ کہ اگست 2020ء میں اسٹیٹ بینک کے اعتماد کاروبار سروے میں صنعت اور خدمات دونوں شعبوں میں کاروباری اعتماد میں خاصا اضافہ ظاہر ہوا ہے۔ تاہم، شعبہ زراعت کی تازہ ترین معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ زیر کاشت رقبے میں م س 20ء کی نسبت م س 21ء میں 12.2 فیصد کمی آئی ہے۔

3- بحث کا رخ ملکی طلب کی طرف کرتے ہوئے بتایا گیا کہ حالیہ مہینوں کے دوران بلند تعدد والے اظہاریوں میں نمایاں بہتری درج کی گئی۔ اکتوبر 2018ء سے مسلسل کمی کے بعد اگست 2020ء میں گاڑیوں کی فروخت میں وسیع البنیاد سال بسال اضافہ درج کیا گیا، جسے شرح ہائے سود میں خاصی کمی اور اس کے ساتھ ساتھ حکومت کی طرف سے جولائی 2020ء میں اعلان کردہ زرعی پیکیج کے ذریعے ٹریکٹروں پر سیلز ٹیکس میں

زرعانت کی فراہمی سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح جون کے بعد سینٹ کے شعبے کی فروخت میں مضبوط بحالی درج کی گئی ہے۔ پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت کے رجحانات کی وضاحت کرتے ہوئے کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ سارا سال تقریباً مسلسل کمی کے بعد جون 2020ء کے دوران اس میں سال بسال نمو آئی۔ یہ اضافہ مختلف صنعتی شعبوں، ٹرانسپورٹ اور بجلی کے شعبے میں ہوا۔ پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت کو لاک ڈاؤن کے مہینوں میں عائد پابندیوں میں نرمی سے منسوب کیا گیا ہے۔ گوگل کی "کیونٹی نقل و حرکت رپورٹ" سے اس نقطہ نظر کی تائید ہوتی ہے، کیونکہ اس میں اگست 2020ء کے دوران مختلف مارکیٹوں میں آمد و رفت میں اضافہ درج کیا گیا ہے۔

4- کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ م س 21ء میں زرعی شعبے کی متوقع نمو پر نظر ثانی کر کے اسے کم کر دیا گیا، جس کے اسباب کپاس کے زیر کاشت رقبے میں کمی اور مون سون کی غیر معمولی تیز بارشوں کے منفی اثرات تھے۔ اس کے برعکس بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے اہم شعبوں کی نئی معلومات کی بنیاد پر صنعتی نمو کے تخمینے پر نظر ثانی کر کے اسے بڑھا دیا گیا۔ مجموعی طور پر میزانی اقدامات، تعمیراتی صنعت کے لیے پیکج، گئے کی پیداوار میں متوقع اضافہ، سود کی کم شرحوں اور معاشی حالات میں عمومی بہتری کے وجہ سے م س 21ء میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں بہتری آنے کی توقع ہے۔ اجناس پیدا کرنے والے شعبوں میں متوقع معتدل بحالی کے باعث بھی خدمات کے شعبے کی نمو بحال ہونے کی امید ہے۔

5- اس تجزیے کی بنیاد پر م س 21ء میں بحیثیت مجموعی حقیقی جی ڈی پی کی نمو بحال ہو کر 2.0 فیصد سے تھوڑی سی اوپر رہنے کی توقع ہے۔ تاہم، یہ جائزہ متعدد خطروں پر منحصر ہے۔ ان خطرات میں ٹڈی دل کے حملے، غیر یقینی موسمی حالات، کووڈ 19 وبا کی دوسری لہر کا امکان اور سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام (پی ایس ڈی پی) کے اخراجات میں کمی شامل ہیں۔ مثبت پہلوؤں میں پانی کی بہتر دستیابی، جس سے زرعی پیداوار میں توقع سے زیادہ بہتری کا امکان ہے، دیہی طلب سے تحریک ملنے اور برآمدات میں متوقع بحالی شامل ہیں۔ تاہم اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ منفی اثرات کی بالادستی کا امکان ہے (کووڈ وبا کی دوسری لہر کی عدم موجودگی میں) اور حقیقی جی ڈی پی نمو 1.5 سے 2.5 فیصد کے درمیان رہنے کی توقع ہے۔

6- عالمی حالات پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے اسٹاف نے نشاندہی کی م س 20ء کی پہلی سہ ماہی میں کمی کے بعد گذشتہ تین ماہ کے دوران ابھرتے ہوئے اور ترقی یافتہ ممالک دونوں کے پرچیزنگ فیوزر اشاریے (پی ایم آئی) میں خاصی بہتری آئی ہے۔ تاہم، کووڈ 19 کی دوسری لہر سے وابستہ زد پذیری کے سبب احساسات میں بہتری ناپائیدار ہے۔ عالمی مالی منڈیوں میں بھی واضح بہتری درج کی گئی، جو بنیادی طور پر پست شرح ہائے سود اور اجناس کی کم قیمتوں کے ساتھ ساتھ متعدد مرکزی بینکوں اور حکومتوں کے ریلیف پیکیجوں سے منسوب ہے۔ اسٹاف نے مزید بتایا کہ آئی ایم ایف کے اگست 2020ء کے تخمینے کے مطابق عالمی تجارتی حجم اور حقیقی جی ڈی پی نمو 2021ء میں بحال ہونے سے قبل 2020ء میں سکڑنے کا امکان ہے۔

7- عالمی معیشت پر بحث ختم کرنے کے بعد، عملے نے "ادائیگیوں کے توازن" کے بارے میں تازہ ترین صورت حال پیش کی۔ اس بات پر روشنی ڈالی گئی کہ جاری کھاتے کا توازن جولائی مالی سال 21 میں فاضل ہو گیا تھا، جس کی بنیادی وجہ درآمدات میں کمی اور کارکنوں کی ترسیلات زر میں نمایاں اضافہ تھا۔ اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار کے مطابق، درآمدات میں 13.3 فیصد کی سال بسال تخفیف ہوئی، جبکہ کارکنوں کی ترسیلات زر

میں 36.2 فیصد (سال بسال) کا اضافہ ہوا۔ مزید یہ بھی بتایا گیا کہ جون تا اگست 2020ء کے دوران کارکنوں کی ترسیلات زر تاریخی بلند ترین سطح پر پہنچ گئیں۔ اسی طرح، مالی کھاتے میں 241 ملین ڈالر کا زرفاضل درج کیا گیا، جس کی بنیادی وجہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) اور سرکاری قرضوں سے رقوم کی آمد تھی۔ جولائی 2020ء میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری بڑھ کر 115 ملین ڈالر ہو گئی، جبکہ گذشتہ برس کے اسی مہینے میں 57 ملین ڈالر تھی۔

8- مزید برآں، عملے نے واضح کیا کہ قیمتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ بلند قدر اضافی کی حامل (ایچ وی اے) ٹیکسٹائل کی مقدار کی وجہ سے جولائی مالی سال 21ء کے دوران برآمدات میں کچھ بہتری آئی۔ پی بی ایس کے اعداد و شمار کے مطابق جولائی مالی سال 21ء کے دوران برآمدات میں سال بسال کی بنیاد پر 25.1 فیصد نمو درج کی گئی۔

9- اس منظر نامے پر گفتگو کرتے ہوئے عملے نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ جون مالی سال 20ء میں زری پالیسی کمیٹی کے آخری اجلاس کے بعد سے برآمدات اور درآمدات کے تخمینے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ عالمی معاشی نمو میں اضافے کے بعد برآمدات میں 4.0 تا 6.0 فیصد کی شرح سے اضافہ متوقع ہے۔ اسی طرح ملکی معاشی سرگرمی میں متوقع اضافے کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی سال 21ء کے دوران درآمدات میں نمو کے 1.0 تا 3.0 کی حد میں رہنے کی توقع ہے۔ مزید برآں، عملے نے آگاہ کیا کہ کارکنوں کی ترسیلات زر کی سطح کو خطرات لاحق ہیں کیونکہ بیورو آف امیگریشن اینڈ اوور سیز ایمپلائمنٹ میں گذشتہ چند مہینوں کے دوران بڑی تعداد میں واپس آنے والے کارکنوں کے ساتھ ساتھ بیرون ملک جانے کے لیے رجسٹرڈ کارکنوں کی تعداد میں تیزی سے کمی واقع ہوئی ہے۔ اگرچہ رقوم کی آمد کو باضابطہ چینلز کی جانب موڑنے کی کوششیں شرمبار ہو رہی ہیں، تاہم مالی سال 21ء کے باقی مہینوں کے دوران ترسیلات زر کی نمو میں سست روی متوقع ہے۔ مجموعی طور پر جاری کھاتوں کے خسارے کا جی ڈی پی کے 1.0 تا 2.0 فیصد کی حد میں رہنے کا امکان ہے۔

10- مالیاتی لحاظ سے ہونے والی پیش رفتیں بیان کرتے ہوئے آگاہ کیا گیا کہ وبائی مرض کے باوجود مالی سال 20ء کے دوران مالیاتی خسارہ کم ہو کر جی ڈی پی کا 8.1 فیصد رہا جبکہ مالی سال 19ء میں یہ 9.1 فیصد تھا۔ پہلی تین سہ ماہیوں کے دوران بلند نان ٹیکس محاصل اور مالیاتی اقدامات دونوں کی وجہ سے یہ ممکن ہوا ہے۔ ان عوامل نے وبائی مرض کے رد عمل کے لیے مالی گنجائش مہیا کرنے میں مدد کی، جس نے ایک طرف تو ٹیکس محاصل کو سیٹھ دیا اور دوسری طرف اخراجات میں اضافہ کیا۔ خاص طور پر، جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران، غیر سودی جاری اخراجات مالی سال 19ء کی سطح پر محدود رہے جبکہ ٹیکس محاصل زیادہ تھے۔ انھوں نے مالی سال 20ء کے دوران بنیادی خسارے کو جی ڈی پی کے 1.8 فیصد تک محدود کرنے میں بھی مدد کی جو مالی سال 19ء میں 3.6 فیصد تھا۔ یہ بھی بتایا گیا کہ ٹیکس محاصل کی بحالی کا آغاز جون سے ہوا، لیکن بھاری مومن سون بارشوں اور رقوم کی بلند واپسی کے نتیجے میں اگست 2020ء میں ایف بی آر کے محاصل میں کمی واقع ہوئی۔ مزید برآں، یہ بھی اجاگر کیا گیا کہ سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات (پی ایس ڈی پی) کے لیے یکم جولائی تا 11 ستمبر مالی سال 21ء کے دوران جاری شدہ رقوم مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں جاری ہونے والی رقوم سے بڑھ گئیں۔

11- مالی سال 21ء کی پیش گوئیاں بیان کرتے ہوئے، اس امر کی وضاحت کی گئی کہ وبائی مرض کی دوسری لہر کی عدم موجودگی میں مالی سال 21ء کی دوسری ششماہی کے دوران ملکی معاشی سرگرمی کے بل بوتے پر محصولات میں کچھ تیزی متوقع ہے، تاہم یہ بجٹ تخمینوں سے کم بھی ہو سکتے ہیں۔ دوسری جانب، حکومتی اخراجات کا بھی بجٹ کے تخمینوں سے کم رہنے کا امکان ہے جس کی بنیادی وجہ سودی ادائیگیوں میں متوقع کمی ہے۔ ان پیش رفتوں اور اضافے اور کمی کے مختلف خطرات کو مد نظر رکھتے ہوئے، اسٹیٹ بینک مالی سال 21ء میں مالیاتی خسارے کے بجٹ کے تخمینوں سے قریب رہنے کی پیش گوئی کرتا ہے، جبکہ بنیادی خسارہ بجٹ کے تخمینوں سے زیادہ ہو سکتا ہے۔

12- زری پالیسی کمیٹی کے ارکان کو کووڈ 19 وبائی مرض سے متعلق چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات سے بھی آگاہ کیا گیا۔ یہ بتایا گیا کہ پالیسی ریٹ کو 13.25 فیصد سے کم کر کے 7.0 فیصد کرنا گھرانوں اور کاروباری اداروں کے لیے 470 ارب روپے (جی ڈی پی کے 1.0 فیصد) کی بلاواسطہ بچتوں پر منتج ہوا۔ قرض گروہوں کی سہولت کے لیے قرض کی اصل رقم کی ادائیگیوں کو التوا کرنے کی اسکیم بھی وبائی مرض کے آغاز پر ہی شروع کی گئی تھی جس سے مجموعی طور پر اس اسکیم کے تحت 650 ارب روپے (جی ڈی پی کا 1.6 فیصد) کا قرض ملتوی کیا گیا۔ اسی طرح، 184 ارب روپے (جی ڈی پی کا 0.4 فیصد) کے قرضوں کو دوبارہ شیڈول کیا گیا۔ مزید برآں، کارکنوں کی برخواستگی کو روکنے کے لیے کاروباری اداروں کو، "روزگار اسکیم" کے تحت کمرشل بینکوں کے ذریعے رعایتی قرضوں کی پیش کش کی گئی۔ یہ بتایا گیا کہ اس اسکیم کے تحت 207 ارب روپے (جی ڈی پی کا 0.5 فیصد) کا قرضہ دیا گیا۔ آخراً، نئی سرمایہ کاریوں / توازن کاری، جدت طرازی اور تشکیل نو (بی ایم آر) کی معاونت کے لیے، مارچ 2020ء میں عارضی اقتصادی امدادی سہولت (ٹی ای آر ایف) متعارف کروائی گئی۔ اس اسکیم کے تحت اب تک 69 ارب روپے (0.2 فیصد) کی رقم تقسیم کی جا چکی ہے جبکہ 120 ارب روپے کی درخواستیں زیر غور ہیں۔ چنانچہ، اسٹیٹ بینک کے معاشی پالیسی کے معاونتی اقدامات کی مجموعی رقم 1580 ارب روپے (جی ڈی پی کا 3.8 فیصد) ہے۔ کمیٹی نے اسٹیٹ بینک کی کاوشوں کو سراہا اور یہ تذکرہ کیا کہ وبائی مرض کے دوران اسٹیٹ بینک فعال رہا۔

13- زری مجموعوں پر بحث کرتے ہوئے بتایا گیا کہ یکم جولائی تا 4 ستمبر مالی سال 21ء کے دوران زری وسیع (ایم ٹو) میں نسبتاً زیادہ یعنی 0.83 فیصد موسمی سکڑاؤ آیا ہے، جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں 0.4 فیصد کمی ہوئی تھی۔ اس کمی کا واحد سبب بینکوں کے خالص ملکی اثاثوں (این ڈی اے) میں کمی ہے۔ خالص ملکی اثاثوں میں سکڑاؤ وسیع البنیاد ہے کیونکہ اس کے تمام اجزا میں کمی واقع ہوئی، خاص طور پر نجی شعبے کے قرضے میں نسبتاً زائد رقوم واپس ہوئیں اور بینکاری نظام سے خالص میزانی قرض گیری ہوئی۔ تاہم، ملک کے بیرونی کھاتوں میں بہتری کی وجہ سے خالص غیر ملکی اثاثوں (این ایف اے) میں اضافہ ہوا۔ جہاں تک واجبات کا تعلق ہے تو زیر گردش کرنسی یکم جولائی تا 4 ستمبر مالی سال 21ء کے دوران مجموعی طور پر 125 ارب روپے بڑھ گئی، اس کے مقابلے میں گذشتہ سال اسی عرصے میں 442 ارب روپے بڑھے تھے۔

14- نجی شعبے کے قرضے پر تفصیل سے بحث کرتے ہوئے یہ بتایا گیا کہ اس میں جولائی مالی سال 21ء کے دوران مجموعی طور پر 111.3 ارب روپے کے خالص قرضے واپس کیے گئے، اس کے مقابلے میں جولائی مالی سال 20ء میں 91.3 ارب روپے کے خالص واپسی ہوئی تھی۔ اس کی بنیادی وجہ چینی اور ٹیکسٹائل کی صنعتوں کے قرضوں کی نسبتاً بلند موسمی واپسی ہے۔ عملے نے مزید آگاہ کیا کہ متعدد عوامل کی بنا پر طلبی پہلو کے اسباب قرضے میں توسیع کے لیے موزوں ہیں جن میں یہ شامل ہیں: (الف) بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی پیداوار میں بحالی جیسا کہ آٹو، سیمنٹ، پیٹرولیم

مصنوعات کی فروخت وغیرہ میں مجموعی طلب کے اظہاریوں میں دیکھا جاسکتا ہے، (ب) قرض گیری کی گرتی ہوئی لاگت جیسا کہ بہ وزن اوسط شرح قرض گاری (WALR) میں کمی سے ظاہر ہے، اور (ج) قرض کی طلب میں اضافہ، جس کی عکاسی گذشتہ دو مہینوں کے دوران (جون، جولائی) قرضے کی درخواستوں کی تعداد اور حجم دونوں میں حالیہ اضافے سے ہوتی ہے۔ رسدی پہلو کے عوامل ایک ملی جلی تصویر پیش کرتے ہیں کیونکہ کریڈٹ رسک میں اضافہ ہوا ہے جس کی عکاسی نئے غیر فعال قرضوں میں اضافے اور بینکوں کے ڈپازٹ میں متوقع اعتدال سے ہوتی ہے کیونکہ قومی بچت اسکیموں جیسے بچت کے متبادل آلات پر نسبتاً بلند منافع دیا جا رہا ہے۔ ان عوامل کو مد نظر رکھتے ہوئے، نجی شعبے کے قرضے کی نمو مالی سال 21ء میں 7.0 سے 9.0 فیصد تک رہنے کا تخمینہ ہے۔

15- اس کے بعد اسٹاف نے ایم پی سی کو مہنگائی کے حوالے سے حالیہ پیشرفت سے آگاہ کیا۔ یہ بات کہی گئی کہ پچھلے چند مہینوں میں مہنگائی کم رہی ہے۔ سال بسال بنیاد پر صارف اشاریہ قیمت قومی مہنگائی کم ہو کر اگست مالی سال 21ء میں 8.2 فیصد ہو گئی جبکہ اگست مالی سال 20ء میں 10.5 فیصد تھی۔ مہنگائی میں کمی کو بنیادی طور پر کووڈ 19 کی وجہ سے طلب کے پست اساسی اثر اور مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی میں نان رپورٹنگ اشیاء کے کم ہوتے اثرات کا نتیجہ قرار دیا گیا ہے۔

16- مزید یہ بھی بتایا گیا کہ ماہ ملکی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی اگست 2020ء میں 0.6 فیصد بڑھی جبکہ جولائی 2020ء میں 2.5 فیصد تھی۔ اگست 2020ء میں شہری اور دیہی مراکز میں صارف اشاریہ قیمت مہنگائی بالترتیب 0.8 اور 0.4 فیصد (ماہ بامہ) ریکارڈ کی گئی۔ مہنگائی میں یہ اعتدال بنیادی طور پر عید الاضحیٰ کے بعد اشیاء خورد و نوش کی قیمتوں میں کمی، دھیمی طلب اور مہنگائی کو جوں کا توں رکھنے والے وفاقی بجٹ مالی سال 21ء سے منسوب کیا گیا۔

17- مالی سال 21ء میں ملکی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی 7.0 سے 9.0 فیصد تک رہنے کی توقع ہے لیکن یہ پیش گوئی کئی خطرات پر منحصر ہے۔ اضافے کے خطرات میں ضروری اشیاء خورد و نوش کی قیمتوں میں اضافہ، شدید بارش اور ایندھن اور یوٹیلیٹی نرخوں میں اضافے شامل ہیں۔ کمی کے خطرات میں وبا کی دوسری لہر اور طلب میں کمی شامل ہے۔

18- مہنگائی سے متعلق پریزنٹیشن کا اختتام کرتے ہوئے شعبہ زری پالیسی کے اسٹاف نے بیس لائن کے متوقع راستے پر مبنی شرح مبادلہ اور جی ڈی پی کی نمو کے حوالے سے متبادل منظر ناموں پر مبنی مہنگائی کے تخمینے پیش کیے، جس کے بعد کمیٹی نے تمام منظر ناموں اور پالیسی ریٹ کے لیے ان کے ممکنہ مضمرات پر غور و خوض کیا۔

#### مالی بازار اور انتظام ذخائر

19- زری پالیسی پر عمل درآمد سے متعلق کمیٹی کو آگاہ کرتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ پالیسی ٹارگٹ ریٹ 7.0 فیصد کے مقابلے میں بین الینٹک شبینہ ریپوریٹ اوسطاً تقریباً 7.09 فیصد رہی۔ یہ وضاحت کی گئی کہ زری پالیسی کمیٹی کے طے شدہ زری پالیسی موقف کے موثر نفاذ کو یقینی

بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک کو مسلسل سیالیت کا ادخال کرنا پڑا۔ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے واجب الادا خالص ادخال کی اوسط 1.07 ٹریلین روپے رہی۔

20- یہ وضاحت کی گئی کہ خطیافت اب اوپر کی طرف جا رہا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مارکیٹ کو پالیسی ریٹ میں مزید کمی کی توقع نہیں ہے۔

21- مزید برآں، ایم پی سی کو بتایا گیا کہ بازارِ مبادلہ میں سیالیت میں بہتری آرہی ہے، پاکستانی روپے اور امریکی ڈالر کی مساوات منظم انداز میں دو طرفہ نقل و حرکت دکھا رہی ہے اور 25 جون 2020ء کو کمیٹی کے آخری اجلاس کے بعد سے اس میں اضافہ ہوا ہے۔ بازارِ مبادلہ میں سیالیت کی صورت حال میں بہتری بنیادی طور پر ریکارڈ بلند تر سیالیت زر اور توازن ادائیگی میں مجموعی بہتری کی وجہ سے آئی، جس کے نتیجے میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں معمولی اضافہ بھی ہوا۔

### ماڈل پر مبنی جانچ

22- ماڈل پر مبنی جانچ پر بحث سے پہلے کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی کے نتائج کے مطابق ماڈل کو اپ ڈیٹ کرنے کے علاوہ دستیاب معلومات کو استعمال کرتے ہوئے تازہ ترین سیمولیشن بنانے کے لیے تمام مفروضوں کو معمول کے مطابق اپ ڈیٹ کیا گیا۔ اس کے علاوہ، اسٹاف نے اجاگر کیا کہ گذشتہ ایم پی سی اجلاس میں بتائی گئی پیش گوئیوں کے برعکس ماڈل اب مہنگائی کی رفتار میں اضافے کی طرف اشارہ کر رہا ہے اور مالی سال 21ء کے لیے مہنگائی کی پیش گوئیوں میں اس کے مطابق نظر ثانی کرتے ہوئے اضافہ کیا گیا۔ مزید برآں، ماڈل اب مستقبل قریب کے لیے مستحکم شرح سود دکھا رہا ہے جبکہ جون 2020ء کے اجلاس میں شرح سود گرنے کی پیش گوئی کی گئی تھی۔ یہ بھی نشاندہی کی گئی کہ موجودہ شرح سود کے خط کا چھوٹا سراسر ایک سال تک کے دورانیے کی شرح سود کی ثانوی بازار کی موجودہ توقعات کے مطابق ہے۔

23- مستقبل کی مہنگائی اور شرح سود کی سمتوں پر تبادلہ خیال کے بعد عملے نے تخمینہ شدہ پالیسی ریٹ کی حرکت کا تجزیہ کرنے کے لیے تخمینہ شدہ نمو کے رجحان پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔

24- عملے نے آخر میں متبادل منظر ناموں کی بنیاد پر پیش گوئیوں سے آگاہ کیا جن میں مالی سال 21ء کے لیے تیل کی بین الاقوامی قیمتوں کے ساتھ ساتھ جی ڈی پی کی بلند اور پست نمو شامل ہیں۔ بعد ازاں کمیٹی نے تمام منظر ناموں اور پالیسی ریٹ پر ان کے ممکنہ مضمرات پر غور و خوض کیا۔

### زری پالیسی پر سرویز کے نتائج

25- عملے نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ اعتماد صارف سروے کی گذشتہ لہر ستمبر 2020ء میں منعقد کی گئی۔ اس کے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ مئی 2020ء میں گذشتہ چھ برسوں کی کم ترین سطح پر پہنچنے کے بعد صارف کا اعتماد بحال ہو چکا تھا۔ مزید برآں، یہ بات اجاگر کی گئی کہ اگرچہ سروے کی

گذشتہ لہر کے بعد سے صارفین کی مہنگائی کی توقعات میں کمی آئی ہے تاہم یہ تاریخی اوسط سطح سے اوپر رہیں، جس سے پتہ چلتا ہے کہ صارفین میں ابھی تک مہنگائی کے بارے میں خدشات برقرار ہیں۔

26- کاروباری اعتماد پر بحث کے دوران بتایا گیا کہ یہ نتائج صنعت اور خدمات کے شعبوں کے مجموعی احساسات میں اضافے کو ظاہر کرتے ہیں جبکہ اپریل 2020ء میں کاروباری اعتماد کی کم ترین سطح درج کی گئی تھی۔ مزید برآں، اس بات کو اجاگر کیا گیا کہ صارفین کے مقابلے میں مجموعی مہنگائی، خام مال کی لاگتوں اور ایشیا خدمات کی اوسط قیمت فروخت کے لحاظ سے کاروباری اداروں کی توقعات بڑھی ہیں۔

27- بینکوں کی قرض گاری کے سروے کے نتائج پیش کرتے ہوئے بتایا گیا کہ نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ کمرشل بینکوں کے سینئر قرضہ افسران کو توقع ہے کہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں قرضوں کی طلب اور قوم کی دستیابی کی سطح بلند رہے گی۔

28- آخر میں 'دیگر فور کاسٹرز سروے' کے نتائج کا تبادلہ کرتے ہوئے وضاحت کی گئی کہ ستمبر 2020ء میں منعقدہ تازہ ترین لہر کے مطابق تجزیہ کاروں کو توقع ہے کہ مالی سال 21ء میں حقیقی جی ڈی پی میں ایک تا تین فیصد نمو ہوگی اور مالی سال 21ء کے لیے ان کی اوسط مہنگائی کی پیش گوئی 7.0 تا 9.0 فیصد ہے۔ اس بات کو بھی اجاگر کیا گیا کہ بیشتر فور کاسٹرز کا اندازہ ہے کہ اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی۔

### زری پالیسی غور و خوض اور فیصلے کا ووٹ

29- تفصیلی بحث و مباحثے کے بعد زری پالیسی کمیٹی نے پالیسی ریٹ کو متفقہ طور پر کسی تبدیلی کے بغیر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔ یہ اس رائے کی عکاسی کرتا ہے کہ معاشی نمو اور مہنگائی کے امکانات میں معمولی اضافہ ہوا ہے تاہم ضرورت اس امر کی ہے کہ نمو کی سمت کے متعلق ابھی تک پائی جانے والی خاصی بے یقینی کو مد نظر رکھتے ہوئے زری حالات کو مستحکم رکھا جائے۔ اس لیے ایک معاون زری پالیسی مؤقف برقرار رکھنا ضروری ہے تاکہ نمو پذیر بحالی کی افزائش کے ساتھ ساتھ مہنگائی کی توقعات اور مالی استحکام کا تحفظ کیا جاسکے۔

30- اس کے بعد کمیٹی نے زری پالیسی بیان تحریر کیا۔

### فیصلہ:

پالیسی ریٹ کسی تبدیلی کے بغیر 7.0 فیصد پر برقرار رکھا جاتا ہے۔  
زری پالیسی بیان 21 ستمبر 2020ء کی منظوری دی جاتی ہے۔